نماز جنازہ کے لیے کتنے افراد ہونا ضروری ہے؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: Nor-13445 تاریخ: 22-07-2024

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا فقط تین بندوں کے ساتھ بھی نمازِ جنازہ ادا کی جاسکتی ہے؟ یا پھر سات افراد کا ہونا ضروری ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

نمازِ جنازہ فرض کفایہ ہے، کسی ایک مسلمان نے بھی ادا کرلی تو فرض ادا ہو جائے گا اور باقی سب افراد بریٔ الذمہ ہو جائیں گے، لہذا اس کے لیے کسی مخصوص تعداد مثلاً: تین یا سات افراد کا ہونا یا پھر جماعت کے ساتھ اس نماز کو ادا کرنا شرط نہیں ہے۔

البتہ اتنا ضرور ہے کہ کثیر تعداد کا جماعت کے ساتھ نمازِ جنازہ ادا کرنا شرعاً محبوب ہے اور اس کی فضیلت احادیثِ مبارکہ میں بیان کی گئی ہے اور مسلمانوں کو اس پر ابھارا گیا ہے، جیسا کہ بعض روایات میں ہے کہ جس مسلمان میت پر چالیس (40) افراد جماعت کے ساتھ نماز پڑھیں اور اس کے حق میں سفارش کریں، تو میت کے حق میں ان کی سفارش قبول کی جائے گی، جبکہ بعض روایات میں یہ تعداد سو (100) بھی بیان ہوئی ہے۔ یونہی بعض احادیثِ مبارکہ میں تعداد کے بجائے صفوں کا ذکر موجود ہے کہ جس مسلمان میت پر تین صفوں کے ساتھ نمازِ جنازہ ادا کی جائے، تو اللہ عزوجل اُس مسلمان میت پر جنت کو واجب فرما دیتا ہے۔

چنانچہ سننِ ابی داؤد کی حدیثِ پاک میں ہے:"ما من مسلم یموت فیصلی علیه ثلاثة صفوف من المسلمین إلا أوجب"یعنی جس مسلمان میت پر مسلمانوں کی تین صفیں نمازِ جنازہ پڑھیں گی، اللہ عزوجل اُس میت کے لیے جنت واجب فرما دیتا ہے۔

(سنن أبي داود، باب فی الصفوف علی الجنازة، ج03، ص202، المکتبة العصریه، بیروت)

مذکورہ بالا حدیثِ مبارک کے تحت مرآۃ المناجیح میں ہے:"یہ حدیث بہت امید افزاء ہے کیونکہ یہاں صفوں کی حد بیان فرمائی گئی۔ اگر دو دو آدمیوں کی صفیں بھی نمازِ جنازہ میں ہو جائیں تب بھی میت کی بخشش کی قوی امید ہے۔ یہ سب اس امت مرحومہ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ سے رب کی رحمت ہے، رب کی رحمت بہانہ چاہتی ہے، قیمت نہیں مانگتی۔"

(مرآۃ المناجیح، کتاب الجنائز، ج02، ص484، نعیمی کتب خانہ)

مسلمان میت پر چالیس (40) افراد نماز ادا کریں اور میت کے حق میں سفارش کریں، تو ان کی سفارش قبول کی جاتی ہے۔ جیسا کہ صحیح مسلم شریف کی حدیثِ مبارک ہے:"ما من رجل مسلم یموت فیقوم علی جنازته أربعون رجلا لا یشرکون بالله شیئا إلا شفعهم الله فیه"یعنی کوئی ایسا مسلمان مرد نہیں ہے کہ جو انتقال کر جائے اور اُس کی نمازِ جنازہ میں چالیس ایسے مسلمان شریک ہوں کہ جو اللہ عزوجل کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتے ہوں، مگر یہ کہ اللہ عزوجل اُس میت کے حق میں اُن لوگوں کی سفارش کو قبول فرماتا ہے۔

(صحیح المسلم، کتاب الجنائز، ج02، ص655، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

صحیح مسلم ہی کی ایک دوسری روایت میں سو (100) افراد کا بھی ذکر ہے۔ چنانچہ حدیثِ مبارک کے الفاظ یہ ہیں:"ما من میت تصلي علیه أمة من المسلمین یبلغون مائة کلهم یشفعون له إلا شفعوا فیه"یعنی کوئی مسلمان میت ایسی نہیں کہ جس پر سو مسلمانوں کی جماعت نماز ادا کرے اور وہ سب اُس میت کے حق میں سفارش کریں، مگر یہ کہ اُن لوگوں کی سفارش اس میت کے حق میں قبول

کی جاتی ہے۔ (صحیح المسلم، کتاب الجنائز، ج02، ص654، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

مذکورہ بالا حدیثِ مبارک کے تحت مرآۃ المناجیح میں ہے: "یہ حدیث گزشتہ چالیس کی روایت کے خلاف نہیں۔ ہو سکتا ہے کہ اولاً سو کی قید ہو، پھر رب نے اپنی رحمت وسیع فرمادی ہو اور چالیس کی نماز پر بھی بخشش کا وعدہ فرمالیا ہو۔"

(مرآۃ المناجیح، کتاب الجنائز، ج02، ص474، نعیمی کتب خانہ)

نمازِ جنازہ فرضِ کفایہ ہے، ایک فرد کے ادا کرنے سے بھی ادا ہو جائے گی۔ چنانچہ فتاوی عالمگیری وغیرہ کتبِ فقہیہ میں مذکور ہے: "الصلاۃ علی الجنازۃ فرض کفایۃ إذا قام بہ البعض واحدا کان أو جماعۃ ذکرا کان أو أنثی سقط عن الباقین وإذا ترک الکل أثموا، ھکذا في التتارخانیۃ" یعنی نمازِ جنازہ فرضِ کفایہ ہے، اگر بعض افراد نے نمازِ جنازہ قائم کرلی، تو بقیہ سے وہ فرض ساقط ہو گیا، نمازِ جنازہ ادا کرنے والا ایک ہو یا مکمل جماعت، مرد ہو یا عورت۔ اگر کسی ایک نے بھی ادا نہ کی، تو سارے ہی گنہگار ہوں گے، اسی طرح تتارخانیہ میں مذکور ہے۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصلاۃ، ج01، ص162، مطبوعہ پشاور)

بہارِ شریعت میں ہے: "**نمازِ جنازہ فرض کفایہ ہے کہ ایک نے بھی پڑھ لی، تو سب بری الذمہ ہوگئے**، ورنہ جس جس کو خبر پہنچی تھی اور نہ پڑھی گنہگار ہوا۔ اس کی فرضیت کا جو انکار کرے کافر ہے۔ **اس کے لیے جماعت شرط نہیں، ایک شخص بھی پڑھ لے فرض ادا ہو گیا۔**"

(بہارِ شریعت، ج01، حصہ04، ص825، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

15 محرم الحرام 1446ھ/22 جولائی 2024ء

دار الافتاء اھلسنت
darulifta@dawateislami.net

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے